Solved.PK

﴾مختصر مشقی سوالات کے جوابات﴿

(L.B. 2022)

سوال نمبر 2: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

س 1۔ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: **خواتین کے حقوق:**

قرآن حدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں، جس سے اسلام میں عورت کے مقام واہمیت اور حقوق کا تعین ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے (سورۃ النساء، آیت نمبر 1)

س 2۔ آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق میں بیان کریں۔

جواب: **حدیث کی رو سے خواتین کے حقوق:**

حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن الترمذی، حدیث نمبر 1913)

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے ایک حدیث فرمایا:

''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔''

(L.B. 2022)

س 3۔ تحریک پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔

جواب: **خواتین کے نام:**

1۔ محترمہ فاطمہ جناح 2۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان 3۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین

(L.B. 2022)

س 4۔ خواتین پر تشدد کی تعریف کریں۔

جواب: **خواتین پر تشدد / نسوانی تشدد:**

خواتین پر تشدد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغ اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

Visit: www.solved.pk

Solved.PK

س5۔ پنجاب میں لڑکے اورلڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں لڑکے اورلڑکی کی شادی کی قانونی عمر:

پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

س6۔ خواتین پر تشدد کی شکایات آپ کن نمبر پر کر سکتے ہیں؟ (L.B. 2022)

جواب: خواتین پر تشدد کی شکایات درج کرنے کے لیے نمبر:

خواتین پر تشدد کی شکایات پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 پر کر سکتی ہیں۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات کے جوابات

س7۔ قرآن عورت کے مقام کے حوالے سے کیا فرماتا ہے؟

جواب: قرآن کی رو سے عورت کا مقام:

''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔'' (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 195)

قرآن کی یہ آیت اس بات کی ترجمانی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

س8۔ دورِ جاہلیت میں عورت کا کیا مقام تھا؟

جواب: دورِ جاہلیت میں عورت کا مقام:

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ عورت کو ذلت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ بیٹی کی پیدائش کو گالی یا لعنت تصور کیا جاتا تھا۔ غرض یہ کہ عورت کا دورِ جاہلیت میں کم تر درجہ تھا۔

س9۔ اسلام کی آمد سے عورت کو کیا مقام ملا؟

جواب: اسلام میں عورتوں کا مقام اور حقوق:

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد

www.solved.pk

Solved.PK

رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔

س10۔ اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں۔ قرآن کی آیت سے ثابت کریں۔

جواب: قرآن کی رو سے مرد اور عورت کو ان کے اعمال کا اجر:

قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

ترجمہ: ''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔'' (سورۃ النسا آیت نمبر 32)

س11۔ حضرت حاجرہ علیہ السلام کے واقعہ سے اسلام میں عورت کی اہمیت کو ظاہر کریں۔

جواب: حضرت حاجرہ علیہ السلام کا عمل، حج کا ایک لازمی رکن:

حضرت حاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ کوہِ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کریں۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں۔ اس واقع سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

س12۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک کامیاب کاروباری خاتون تھیں۔ مختصراً واضح کریں۔/ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصراً تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کامیاب کاروباری خاتون:

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

س13۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار ادا کرنے والی چند خواتین کا نام لکھیں۔

جواب: تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار:

قیام پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمٰی تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خان، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہمدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

س14۔ بیگم سلمٰی تصدق حسین کا مسلم لیگ کے شعبہ خواتین میں کردار کی وضاحت کریں۔

جواب: بیگم سلمٰی تصدق حسین:

بیگم سلمٰی تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ

www.solved.pk

Solved.PK

1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ سرانجام دیا اور پنجاب خواتین لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

س15۔ سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا کس نے لہرا؟

جواب: فاطمہ صغریٰ کی بہادری کا کارنامہ:

تحریک پاکستان کی ایک فعال رکن فاطمہ صغریٰ نے سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرادیا۔ اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لے لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

س16۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ کون تھیں؟

جواب: بیگم شائستہ اکرام اللہ کا طالبات کو منظم کرنے میں اہم کردار:

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

س17۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل:

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل، پاکستان کے پہلے وزیرِاعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ اُنھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

س18۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز کا تعارف مختصراً بیان کریں۔

جواب: بیگم جہاں آرا شاہنواز:

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہنواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

س19۔ لیڈی نصرت ہارون کا تعارف بیان کریں۔

جواب: لیڈی نصرت ہارون:

لیڈی نصرت ہارون اُن خواتین میں سے ایک ہیں جنھوں نے تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں ''اصلاح الخواتین'' کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

س20۔ پاکستان کے پہلے صدارتی انتخابات کب ہوئے؟

جواب: پاکستان کے پہلے صدارتی انتخابات:

پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ ان انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں حصہ لیا۔

www.solved.pk

Solved.PK

س21۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین کا تذکرہ کریں۔

جواب: پاکستان کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین کا کردار:

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینے والی چند خواتین مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیر اعظم بنیں۔

2۔ فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

3۔ ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔

4۔ سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

5۔ محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام متحدہ میں نئے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

6۔ پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔

س22۔ محترمہ بلقیس ایدھی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: محترمہ بلقیس ایدھی:

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری بھی انجام دیتی ہے۔

س23۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد سے کیا مراد ہے؟

جواب: عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

س24۔ اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اقوام متحدہ کے مطابق نسوانی تشدد:

اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

س25۔ پاکستان میں خواتین کس طرح کے تشدد کا شکار ہیں؟

جواب: پاکستان میں نسوانی تشدد:

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدد وغیرہ۔ تشدد نہ

www.solved.pk

Solved.PK

صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

س26۔ نسوانی تشدد میں مجرم اور ستم زدہ کون ہوتے ہیں؟

جواب: مجرم اور ستم زدہ لوگ:

تشدد کا شکار ہونے والی خواتین میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔ بعینہ مجرم بھی کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ مجرم تشدد کا شکار ہونے والی خاتون کے جاننے والے ہو سکتے ہیں یا وہ اجنبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات عورت بھی عورت پر تشدد کر گزرتی ہے۔

س27۔ خواتین پر تشدد کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: نسوانی تشدد کی وجوہات:

تشدد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

1۔ معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔

2۔ مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

3۔ معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

4۔ مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

س28۔ یہ دلیل غلط کیوں ہے جس کے مطابق تشدد زدہ خاتون کا اپنا قصور ہوتا ہے؟

جواب: غلط مفروضہ:

یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

حقیقت:

بعض لوگوں کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ تشدد کا انحصار خواتین کے ملبوسات، ان کی ازدواجی حیثیت، ان کے طرز حیات اور ان کی سوچ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ دلیل غلط ہے کیوں کہ اس کا وبال مجرم کے بجائے مظلوم عورت پر ہوتا ہے۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تشدد میں صرف مجرم ہی قصوروار ہوتا ہے، مظلوم عورت نہیں۔ تشدد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔ بہر حال جھگڑے کے حل کے لیے صلح صفائی کا طریقہ اختیار کیا جائے تاکہ تشدد کے واقعات میں کمی اور خاتمہ ہو سکے۔

س29۔ یہ دلیل کیوں غلط ہے جس کے مطابق نسوانی تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب خواتین گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں؟

جواب: غلط مفروضہ:

یہ کہ عورتوں پر تشدد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں۔

حقیقت:

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے، اس لیے عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ عورتوں پر تشدد باہر کی طرح گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال عوامی جگہوں پر جانا مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے اُن مقامات کو قابل رسائی اور محفوظ بنایا جائے۔

www.solved.pk

Solved.PK

س30۔ کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء:

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

س31۔ حکومت پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء سے کیا مراد ہے؟

جواب: حکومتِ پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء:

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہے۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بد سلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

س32۔ پنجاب حکومت کے نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے کیے گئے کوئی دو اقدامات لکھیں۔/ پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ کے مقاصد بیان کریں۔ (L.B. 2022)

جواب: نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے اقدامات:

نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے پنجاب حکومت نے جو اقدامات کیے اُن میں سے دو درج ذیل ہیں:

1۔ پنجاب کی صوبہ اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کے کارندے مقررہ عمر سے کم لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں تو اُن کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

2۔ خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے پنجاب تحفظِ نسواں تشدد ایکٹ منظور کیا ہے۔ یہ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہے۔

س33۔ ضلعی سطح پر انسداد تشدد مراکز برائے خواتین میں کون سی سہولیات میسر ہیں؟

جواب:

1۔ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی۔

2۔ طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد کی فراہمی۔

3۔ محافظ ٹیموں سے رابطہ۔

4۔ ٹال فری نمبر اور (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ۔

س34۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات لکھیں۔

جواب:

1۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔

2۔ 1979ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کو منظور کیا گیا۔

www.solved.pk

Solved.PK

﴿مشقی تفصیلی سوالات کے جوابات﴾

درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

س3۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں۔

جواب: تعارف:
اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں۔ قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔ عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔ تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اکثر عورتیں اس تصور کی بنا پر تشدد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مردوں کی نسبت کم تر ہیں۔

1۔ قرآن کی رو سے عورت کا مقام:
قران مجید کی یہ آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

سورۃ ال عمران، آیت نمبر195:
''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔''

سورۃ النحل، آیت نمبر97:
''جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا حوصلہ دیں گے۔''

www.solved.pk

Solved.PK

سورۃ النساء، آیت نمبر 1:

چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

(ترجمہ) ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔''

2۔ عمل اور اجر میں مساوات:

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد عورت مساوی ہیں چناں چہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

ترجمہ: ''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 32)

مزید فرمایا: (ترجمہ) ''اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر 124)

free ilm.

3۔ عرب معاشرے میں عورت کا مقام:

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دِلا کر عزت وحُرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

4۔ اسلام میں عورت کا معاشرتی درجہ:

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کیا کہ وہ اولاد کی

www.solved.pk

Solved.PK

کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔ ماں، بہن بیٹی، بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے کا تر کے میں حصہ رکھا ہے۔

5۔ احادیث کی روشنی میں عورت کے حقوق:

قرآن پاک کے علاوہ کئی احادیث رسول ﷺ میں بھی عورتوں کے حقوق وفرائض اور ان کے معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔

خود دو جہاں کے محبوب حضور ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن الترمذی، حدیث نمبر 1913)

حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: ''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔''

دوسری جگہ فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا۔'' (سنن الترمذی، حدیث نمبر 1911)

حضور اکرم ﷺ نے مزید فرمایا:

''دین آسان ہے، لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔'' (صحیح بخاری)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اُسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

6۔ حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا عمل، حج کا لازمی رکن:

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تاکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کریں۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ تمام مردوں اور عورتوں پر لازم ہو گیا کہ وہ حج کی تکمیل کے لیے ان کی پیروی کریں۔ اس واقعہ سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

7۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کامیاب ترین کاروباری خاتون:

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جا سکتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

8۔ آپ ﷺ کے محروم طبقات کے لیے اقدامات:

بعثت نبوی ﷺ کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

9۔ نامور خواتین کی ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدمی:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔

حاصلِ کلام:

قرآنِ کریم کی آیات مبارکہ اور نبی ﷺ پاک کی احادیث (ارشادات) سے یہ بات بڑے احسن طریقے سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس

www.solved.pk

Solved.PK

معاشرے میں خواتین کو نہایت اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہے اور ایک فرد سے لے کر معاشرے کے تمام افراد اور ریاست پر لازم ہے کہ وہ خواتین کو اُن کے حقوق فراہم کرنے میں ہرگز سستی نہ کرے۔

س4۔ تحریکِ پاکستان میں عورت کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار:

تعارف:

پاکستان کا قیام اس طویل جدوجہد کا ثمر ہے جو مسلمانانِ برصغیر نے اپنے علیحدہ قومی تشخص کی حفاظت کے لیے شروع کی۔ قیامِ پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہمدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النساء نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں، جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

یہ وہ خواتین تھیں جو بیسویں صدی میں عملی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی، میدان کی جانباز سرگرم اور نڈر کارکن ہیں۔ انہوں نے نہ صرف عام گھریلو عورت میں میں سیاسی شعور بیدار کیا بلکہ علیحدہ ملی تشخص کی تحریک کا جذبہ بھی اجاگر کیا۔ ان میں سے چند خواتین کا تحریکِ پاکستان میں کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ محترمہ فاطمہ جناح:

محترمہ فاطمہ جناح جنھیں قوم نے "مادرِ ملت" اور خاتونِ پاکستان کا خطاب دیا۔ 31 جولائی 1893ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں۔ آپ قائداعظم محمد علی جناح کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بہن تھیں۔ وہ مطالعے کی بہت شوقین تھیں۔ 1922ء میں ڈاکٹر احمد ڈینٹل کالج سے ڈگری حاصل کر کے اپنے شہر (ممبئی) آگئیں اور پریکٹس شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ساتھ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام خواتین تک پہنچانے کے لیے محترمہ فاطمہ جناح دن رات ایک کر کے ملک کے کونے کونے گئیں۔ یوں انھوں نے تحریکِ نسواں کو منظم اور فعال بنایا۔ انھوں نے نوجوان مسلم طالبات کو بھی قومی سیاست سے آگاہ کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ مسلم ویمن اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت کر کے ان کی مستقل رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متحرک ممبر تھیں۔

2۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین:

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

3۔ فاطمہ صغریٰ:

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریکِ پاکستان کی فعال رکن تھیں۔ اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لے لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

4۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ:
بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھیں۔ اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

5۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان:
بیگم رعنا لیاقت علی خان پاکستان کی پہلی خاتون اوّل، پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

6۔ بیگم مولانا محمد علی جوہر:
تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

7۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز:
بیگم جہاں آرا شاہ نواز علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہ نواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

8۔ لیڈی نصرت ہارون:
لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

حاصلِ کلام:
تحریکِ پاکستان میں ممتاز خواتین نے جو نمایاں کارنامے سرانجام دیے وہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے گئے ہیں۔ ان خواتین کی بہادری، ثابت قدمی اور پختہ ارادوں کی بدولت مسلمانانِ برصغیر علیحدہ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین کے کئی رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔ بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آنا ایسی بہادر خواتین کی کاوشوں کا ثمر ہے۔

س5۔ پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: قومی ترقی میں خواتین کا کردار:

تعارف:
2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہے۔ وہ ان نسلوں کی امین ہیں جنھوں نے ملک کو استحکام بخشا۔ پاکستان میں ہر شعبۂ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ میڈیا پر جس تیزی سے انھوں نے اپنا کردار سنبھالا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ تعلیمی درسگاہوں سے لے کر ایوانِ سیاست تک ہماری پرعزم خواتین نے اپنے نام روشن کیے ہیں۔ پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک میں عام لوگوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے خواتین انفرادی اور اجتماعی طور پر خلوص نیت سے سرگرم عمل ہیں۔ خصوصی بچوں کے سکول ہوں،

www.solved.pk

Solved.PK

بوڑھے لوگوں کے لیے سر چھپانے کی جگہیں ہوں، نادار عورتوں کے لیے دستکاری کے ادارے ہوں، ان سے وابستہ عورتیں اپنی ہمت اور بساط سے زیادہ کام کرتی ہیں۔ ذیل میں ان چند خواتین کا تذکرہ ہے جنھوں نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

1۔ محترمہ بے نظیر بھٹو:

محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان اور مسلم دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں۔ وہ دو مرتبہ وزیر اعظم کے منصب پر فائز رہیں۔ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنے دورِ حکومت میں خواتین کے لیے سماجی اور صحت کی پالیسیاں بنائیں۔ خواتین پولیس اسٹیشن اور عدالتیں قائم کیں جس سے خواتین کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اس کے علاوہ بے نظیر بھٹو نے کئی ملکوں کے کامیاب دورے کیے اور مختلف شعبوں میں تعاون کے کئی سمجھوتے کیے۔

2۔ ارفع کریم:

فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم 9 نے سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں مائیکروسافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور ملک کا نام روشن کیا وہ آج ہم میں زندہ نہیں ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے لاہور میں موجود آئی ٹی (IT) پارک کو ارفع کریم کے نام سے منسوب کر دیا ہے۔

3۔ ڈاکٹر شمشاد اختر:

پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں خواتین کو زیادہ با اختیار بنایا گیا۔ انھیں ہر شعبے میں نمائندگی کے مواقع فراہم کیے گئے۔ ڈاکٹر شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی پہلی خاتون گورنر کے طور پر اپنی خدمات پیش کر چکی ہیں۔

free ilm. فری علم

4۔ محترمہ بلقیس ایدھی:

سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔ بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کر دی ہے۔ بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغائے امتیاز حاصل کر چکی ہیں۔ محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

5۔ محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق:

محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوامِ متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام متحدہ میں اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

6۔ ثمینہ بیگ:

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انھوں نے عزم و ہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

7۔ ڈاکٹر فہمیدہ مرزا: (L.B. 2022)

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر ہیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

حاصلِ کلام:

خواتین پاکستان میں تقریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً فوج، صحت، کھیل، شوبز اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ وہ ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کے حصول کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

س6۔ پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات:

تعارف:

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذ اسلام کے عمل میں لایا گیا، یہاں عورتوں پر تشدد اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں عائل قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں ان سے حقوق نسواں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غصب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔

پاکستان میں عورتوں پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء:

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

2۔ حکومتِ پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء:

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 جنوری 2016ء میں پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ" منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہے۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

3۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار:

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدد کے خلاف آواز نہیں اُٹھاتیں کیوں کہ انھیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسداد تشدد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

☆ **پولیس تک رسائی:**

ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدد دو مراکز برائے خواتین میں تشدد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔

☆ **امداد کی فراہمی:**

تشدد سے متاثرہ خاتون کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔

www.solved.pk

Solved.PK

☆ **محافظ ٹیموں سے رابطہ:**

اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں جن کے سربراہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (District Women Protection Officer DWPO) ہیں۔

☆ **ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیاں:**

خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں کا (District Women Protection Committees-DWPC) حصہ ہیں، جو خواتین کو تشدد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔

☆ **ٹال فری نمبر:**

متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے جہاں خواتین تشدد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن نمبر سے ہیلپ لائن (Helpline) کو کال کر سکتی ہیں۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

حاصلِ کلام:

پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے کے آزاد اور برابر کے شہری بن سکیں۔ جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں، وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ خواتین کے جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ ہر پاکستان کے شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔ ایسے شہریوں کی بھی حفاظت کی جائے جو تشدد کا شکار خواتین کے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچاتے ہیں۔ ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا کر ہی اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔ ایک انصاف پر مبنی اور خوشحال معاشرہ ہی امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

www.solved.pk

Solved.PK

04 خواتین کو با اختیار بنانا

(حصہ اوّل)

مشقی معروضی سوالات

سوال نمبر: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں لڑکی کو:
(الف) جلا دیتے تھے (ب) ونی کر دیتے تھے (ج) زندہ دفن کرتے تھے (د) عزت دیتے تھے

2۔ اسلام دین فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے برابر ہیں:
(الف) سب عورتیں برابر ہیں (ب) تمام افراد برابر ہیں (ج) سب بچے برابر ہیں (د) سب انسان برابر ہیں

3۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بہ قدم تحریک پاکستان میں شامل رہیں:
(الف) بیگم فرخ حسین (ب) محترمہ فاطمہ جناح (ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) نصرت ہارون

4۔ لاکھوں پاکستانیوں کی زندگی میں تبدیلی لانے میں مصروف ہیں:
(الف) محترمہ بلقیس ایدھی (ب) محترمہ بے نظیر بھٹو (ج) ثمینہ بیگ (د) ڈاکٹر نفیس صادق

5۔ پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے: (L.B. 2022)
(الف) 14 سال (ب) 16 سال (ج) 18 سال (د) 20 سال

6۔ خواتین تشدد کے خلاف اس نمبر پر شکایت کر سکتی ہیں:
(الف) 1043 (ب) 1085 (ج) 1016 (د) 1030

7۔ پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ'' منظور کیا:
(الف) 24 جنوری 2010ء (ب) 16 فروری 2015ء (ج) 24 فروری 2016ء (د) 15 ستمبر 2017ء

8۔ اے لوگو! اپنے اس ربّ سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا:
(الف) ایک شخص (ب) دو جوڑوں سے (ج) جانداروں سے (د) بے جان سے

9۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے............ اللہ سے ڈرو:
(الف) اولاد کے معاملے میں (ب) مال و دولت کے معاملے میں
(ج) عورتوں کے معاملے میں (د) پڑوسیوں کے معاملے میں

10۔ پاکستان کی پہلی خاتون اوّل ہیں:
(الف) محترمہ فاطمہ جناح (ب) بیگم رعنا لیاقت علی (ج) شمشاد اختر (د) محترمہ بے نظیر بھٹو

11۔ وہ پہلی پاکستانی خاتون کا نام بتائیں۔ جو کے۔ٹو پہاڑ سر کر چکی ہیں:
(الف) ثمینہ بیگ (ب) ارفع کریم (ج) شمشاد اختر (د) محترمہ مریم مختیار

12۔ SMS نمبر بتائیں جس کے ذریعے بھی آپ عورتوں سے تشدد کی اطلاع کر سکتے ہیں:
(الف) 5787 (ب) 7878 (ج) 8787 (د) 7766

www.solved.pk

Solved.PK

﴾اضافی معروضی سوالات﴿

13۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق سب انسان برابر ہیں:
(الف) سیاحت کے لحاظ سے (ب) بنیادی حقوق کے لحاظ سے
(ج) عزت کے لحاظ سے (د) مقام ومرتبہ کے لحاظ سے

14۔ اسلام میں عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں:
(الف) ذات کی بنیاد پر (ب) رنگ کی بنیاد پر (ج) جنس کی بنیاد پر (د) نسل کی بنیاد پر

15۔ نسوانی تشدد کی مذمت کرتے ہیں:
(الف) اسلام اور عیسائیت (ب) بدھ مت اور ہندومت (ج) عیسائیت اور ہندومت (د) تمام مذاہب

16۔ حج کی تکمیل کے لیے صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنے کے عمل کی پیروی ہے:
(الف) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت حاجرہ علیہ السلام
(ج) حضرت مریم علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

17۔ حضرت حاجرہ علیہ السلام نبی کی زوجہ ہیں:
(الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ب) حضرت نوح علیہ السلام
(ج) حضرت ایوب علیہ السلام (د) حضرت یوسف علیہ السلام

18۔ قریش کے تجارتی قافلوں کے ساتھ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قافلے رخ کرتے تھے:
(الف) عراق وشام (ب) قیصر وکسریٰ (ج) کوفہ وبغداد (د) شام اور یمن

19۔ سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی خاتون کا نام ہے:
(الف) بیگم رعنا لیاقت علی خاں (ب) فاطمہ صغریٰ (ج) عاصمہ صغریٰ (د) محترمہ فاطمہ جناح

20۔ سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ کی عمر تھی:
(الف) 12 برس (ب) 14 برس (ج) 16 برس (د) 9 برس

21۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ جس تنظیم کی روحِ رواں تھیں:
(الف) تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (APWA) (ب) مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم
(ج) مسلم ویمنز ایسوسی ایشن (د) ویمن کمیٹی

22۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے:
(الف) مولانا محمد علی جوہر (ب) لیاقت علی خان (ج) قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ (د) سر شاہنواز

23۔ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں:
(الف) بیگم شائستہ اکرام اللہ (ب) بیگم جہاں آرا شاہنواز
(ج) لیڈی نصرت ہارون (د) بیگم رعنا لیاقت علی خان

www.solved.pk

Solved.PK

24۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے خواتین کی بہبود کے لیے ایک ادارہ قائم کیا:
(الف) APWA (ب) DOAW (ج) WMC (د) WRA

25۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان پاکستان کی سفیر رہیں:
(الف) پولینڈ (ب) برطانیہ (ج) ہالینڈ اور اٹلی (د) جرمنی اور اٹلی

26۔ بیگم محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن ''بی اماں'' کے ساتھ میں بھرپور حصہ لیا:
(الف) اصلاح خواتین (ب) تحریک خلافت (ج) تحریک پاکستان (د) مسلم لیگ ویمن کمیٹی

27۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہنواز کی تھیں:
(الف) بیٹی (ب) بہن (ج) اہلیہ (د) بہو

28۔ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں:
(الف) بیگم جہاں آرا شاہنواز (ب) بیگم رعنا لیاقت علی خان
(ج) بیگم شائستہ اکرام اللہ (د) لیڈی نصرت ہارون

29۔ لیڈی نصرت ہارون نے 1925ء میں کراچی میں انجمن قائم کی:
(الف) APWA (ب) مسلم لیگ ویمن کمیٹی (ج) اصلاح الخواتین (د) انجمن حمایت اسلام

30۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی مشتمل ہے:
(الف) نوجوانوں پر (ب) مردوں پر (ج) بچوں پر (د) خواتین پر

31۔ پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات منعقد ہوئے:
(الف) 8 جنوری 1975ء (ب) 3 جنوری 1948ء (ج) 2 جنوری 1965ء (د) 4 جنوری 1965ء

32۔ 1965ء کے صدارتی انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے مقابلے میں حصہ لیا:
(الف) جنرل ایوب خان (ب) یحییٰ خان (ج) سکندر مرزا (د) لیاقت علی خان

33۔ محترمہ بےنظیر بھٹو پاکستان کی وزیراعظم بنیں:
(الف) چار مرتبہ (ب) دو مرتبہ (ج) تین مرتبہ (د) ایک مرتبہ

34۔ ارفع کریم نے کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا:
(الف) 11 سال کی عمر میں (ب) 6 سال کی عمر میں (ج) 9 سال کی عمر میں (د) 10 سال کی عمر میں

35۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں:
(الف) شہناز لغاری (ب) شمشاد اختر (ج) فاطمہ جناح (د) مریم مختیار

36۔ محترمہ بلقیس بانو ایدھی کو حکومت پاکستان نے نوازا:
(الف) ستارۂ جرأت (ب) ہلال امتیاز (ج) نشانِ حیدر (د) صدارتی ایوارڈ

37۔ اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں:
(الف) شمشاد اختر (ب) محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق (ج) ثمینہ بیگ (د) بلقیس ایدھی

www.solved.pk

Solved.PK

38۔ محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق دنیا کی خاتون تھیں جو اقوام متحدہ میں انڈر سیکرٹری جنرل کے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں:
(الف) پہلی (ب) دوسری (ج) تیسری (د) چوتھی

39۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہیں:
(الف) تقریباً 40 فی صد (ب) تقریباً 35 فی صد (ج) تقریباً 10 فی صد (د) تقریباً 30 فی صد

40۔ باقی دنیا کی طرح پاکستان میں بھی عورتیں شکار ہوتی ہیں:
(الف) احساس کمتری کا (ب) جہالت کا (ج) تشدد کا (د) تنہائی کا

41۔ تشدد صرف جسمانی ہی نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسری صورت بھی تشدد کہلاتا ہے:
(الف) جذباتی اور معاشی تنگی (ب) تعلیمی فقدان (ج) جسمانی معذوری (د) دماغی کمزوری

42۔ عائلی قوانین لاگو کیے گئے:
(الف) 1960ء میں (ب) 1961ء میں (ج) 1962ء میں (د) 1973ء میں

43۔ پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ منظور ہوا:
(الف) 2015ء میں (ب) 2016ء میں (ج) 2012ء میں (د) 2014ء میں

44۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی گئی:
(الف) 2010ء میں (ب) 2013ء میں (ج) 2015ء میں (د) 2018ء میں

45۔ 18 سال سے کم لڑکوں اور 16 سال سے کم لڑکیوں کی شادی کروانے پر سزا کے حق دار ہیں:
(الف) والدین (ب) نکاح رجسٹرار (ج) یونین کونسل کے کارندے (د) یہ تمام

46۔ پنجاب میں شادی ایکٹ 2015ء پر عمل نہ کرنے والے کو سزا ہے:
(الف) صرف قید کی (ب) صرف جرمانے کی (ج) پھانسی کی (د) قید اور جرمانے دونوں کی

47۔ محافظ ٹیموں کی سربراہ کہلاتی ہیں:
(الف) DWPO (ب) DWPC (ج) DOPW (د) DWOP

48۔ ضلعی سطح پر تحفظ کے لیے بنائی گئی کمیٹیاں کہلاتی ہیں:
(الف) DWPC (ب) DPWC (ج) DCWP (د) DWCP

49۔ محافظ ٹیمیں خواتین کو تشدد سے بچانے کے لیے داخل ہو سکتی ہیں:
(الف) دفاتر میں (ب) پارک میں (ج) گھر میں (د) ہر جگہ

50۔ تشدد کا شکار ہر عورت اپنے موبائل یا لینڈ لائن نمبر سے کال کر سکے گی:
(الف) دارالامان کے نمائندے کو (ب) ہیلپ لائن آپریٹرز کو
(ج) خاندان کے افراد کو (د) یونین کونسل کے نمائندے کو

51۔ پاکستان کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے:
(الف) 1972ء کے (ب) 1973ء کے (ج) 1956ء کے (د) 1962ء کے

www.solved.pk

Solved.PK

52۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی:

(الف) 1948ء (ب) 1949ء (ج) 1973ء (د) 1971ء

53۔ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کو منظور کیا گیا:

(الف) 1979ء کو (ب) 1978ء کو (ج) 1975ء کو (د) 1973ء کو

54۔ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کا کنونشن منظور کیا گیا:

(الف) اقوام متحدہ کی معاشرتی و معاشی کونسل (ب) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی

(ج) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (د) اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل

جوابات

1	ج	2	د	3	ب	4	الف	5	ب
6	الف	7	ج	8	الف	9	ج	10	ب
11	الف	12	ج	13	ب	14	ج	15	د
16	ب	17	الف	18	د	19	ب	20	ب
21	ب	22	ب	23	د	24	الف	25	ج
26	ب	27	ج	28	الف	29	ج	30	د
31	ج	32	الف	33	ب	34	ج	35	ب
36	ب	37	ب	38	الف	39	ب	40	ج
41	الف	42	ب	43	الف	44	ج	45	د
46	د	47	الف	48	الف	49	د	50	ب
51	ب	52	الف	53	الف	54	ب		

freeilm

www.solved.pk